امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور غیر مقلدین

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور غیر مقلدین

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تین باتیں:

1: ذاتِ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور غیر مقلدین

2: ابواب صحیح بخاری اور غیر مقلدین

3: احادیث صحیح بخاری اور غیر مقلدین

چند تمہیدی باتیں:

پہلی بات:

ہر دور میں باطل کی یہ عادت رہی ہے کہ اچھی شخصیات اور اچھے کاموں کو اپنے کھاتے میں ڈالتے ہیں اور بری شخصیات اور نازیبا کاموں کی نسبت اہل حق کی طرف کرتے ہیں۔

مثال: مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (آل عمران:67)

یہی طریقہ غیر مقلدین کا ہے

مثال 1:

مسیلمہ کذاب چونکہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا لعین تھا اس لیے زبیر علی زئی نے اس کا تعارف یوں لکھا: "مسیلمہ کذاب حنفی" (مقالات علی زئی ج2 ص491)

اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ "حنفی" لکھا ہو تو یہی غیر مقلدین ان کو نہیں مانتے۔ مثلاً

1: أبو سالم الحنفي (الاصابہ ج4 ص2242)

2: أبو منفعة بالفاء الحنفي (الاصابہ ج4 ص2366)

3: أسامة الحنفي (الاصابہ ج1 ص34)

4: ثمامة بن أثال الحنفي (الاستیعاب ص135)

5: بكر بن حبيب الحنفي (الاصابہ)

مثال 2:

کتب متقدمین میں لفظ "اہل الحدیث" اور "اصحاب الحدیث" بطور مدح کے ہو تو خود کو مراد لیتے ہیں اور اگر مذمت ہو تو محدثین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اقوال مذمت یہ ہیں:

1: عن الأعمش، قال: ما في الدنيا قوم شر من أصحاب الحديث۔ (شرف اصحاب الحدیث لخطیب البغدادی ج1 ص337)

2: قال الأعمش: «لو كانت لي أكلب، كنت أرسلها على أصحاب الحديث۔ (شرف اصحاب الحدیث ج1 ص338)

3: عن ابي بكر بن عياش، يقول: أصحاب الحديث هم شر الخلق، هم المجان، (شرف اصحاب الحدیث لخطیب البغدادی ج1 ص350)

4: سرق أصحاب الحديث نعل أبي زيد فكان إذا جاء أصحاب الشعر والعربية والأخبار رمى بثيابه ولم يتفقدها وإذا جاء أصحاب الحديث جمعها كلها وجعلها بين يديه۔ (تاریخ بغداد ج9 ص79)

دوسری بات:

عموماً غیر مقلدین حضرات ائمہ محدثین میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور کتب احادیث میں سے صحیح بخاری کا زیادہ نام لیتے ہیں اور دوسروں سے مطالبہ بھی یہی ہوتا ہے کہ بخاری سے حدیث دکھاؤ! لیکن حالات وواقعات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مقلدین کا یہ صرف نعرہ ہے حقیقت حال اور ان کا عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر یہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہوتے تو ہر مسئلے کا حل اور اپنے ہر عمل پر بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے، نیز بخاری کی سب احادیث پر عمل کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سارے ایسے مسائل ہیں جن کا حل صحیح البخاری تو کجا ذخیرہ حدیث میں نہیں ہے بلکہ وہ خالص اجتہادی مسائل ہیں۔ مثلاً:

1: نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے یا مستحب اگر کوئی آدمی تکبیر تحریمہ کہے بغیر نماز شروع کرے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

2: نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے یا مستحب اگر کوئی آدمی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین نہ کرے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

3: نماز میں ہاتھ باندھنا فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے یا مستحب اگر کوئی آدمی ہاتھ نہ باندھے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

4: نماز میں ثناء پڑھنا فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے یا مستحب اگر کوئی آدمی ثناء نہ پڑھے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

5: ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سن لینے سے سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

6: ٹیلیفونک نکاح کا کیا حکم ہے؟

7: حالت روزہ میں انجکشن لگوانے کا کیا حکم ہے؟

8: انتقال خون کا کیا حکم ہے؟

نوٹ:

غیر مقلدین کی خدمت میں "عرض" ہے کہ ان مسائل کا جواب اولاً صحیح بخاری سے دکھائیں، بصورتِ دیگر حدیث کی کسی کتاب سے پیش کریں۔ یاد رہے کسی امتی کی تقلید کر کے مشرک اور قیاس کر کے شیطان نہ بنیں۔

اس تمہید کے بعد بالترتیب ملاحظہ فرمائیں کہ غیر مقلدین کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی صحیح بخاری سے کوئی تعلق نہیں۔

ذاتِ امام بخاری رحمة الله عليه اور غير مقلدين

[۱] آپ کا فقہی مذہب:

1: امام تاج الدین سبکی (م 771ھ) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شوافع میں شمار کیا ہے

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج1 ص421)

2: امام ابن قاضی شہبہ المتوفیٰ 851ھ فرماتے ہیں:

محمد بن إسماعيل بن إبراهيم أبو عبد الله البخاري صاحب الصحيح أخذ عن أصحاب الشافعي الحميدي والزعفراني والكرابيسي وأبي ثور وروى عن الكرابيسي وأبي ثور مسائل عن الشافعي ولهذا ذكره العبادي وغيره في طبقات الشافعية

(طبقات شافعیہ لابن قاضی ج1 ص84،83)

3: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: ومن هذا القبيل محمد بن إسماعيل البخاري فانه معدود في طبقات الشافعية وممن ذكره في طبقات الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي۔ (الانصاف ص48)

خود دغیر مقلدین نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی المذہب لکھا ہے، تصریحات ملاحظہ ہوں:

1:نواب صدیق حسن خان:

قال الشیخ تاج الدین السبکی فی طبقاته کان البخاری إمام المسلمین وقدوة المؤمنین وشیخ الموحدین والمعول علیه فی أحادیث سید المرسلین قال وقد ذکره أبو عاصم فی طبقات أصحابنا الشافعیة۔ (الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ:ص242)

نواب صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

فلنذکر بعد ذلك نبذا من : (الأئمة الشافعیة) لیکون الکتاب کامل الطرفین حائز الشرفین وهؤلاء صنفان : أحدهما: من تشرف بصحبة الإمام الشافعي والآخر : من تلاهم من الأئمة ...... وأما الصنف الثانی : (من تلاهم من الأئمة الشافعیة) فمنهم : محمد بن إدریس أبو حاتم الرازی ومحمد بن إسماعیل البخاری۔ (ابجد العلوم ج3ص126)

2:مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:بہت سے اصحاب طبقات نے ائمہ حدیث، جامعین صحاح ستہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو بھی امام شافعی کے مذہب کی طرف منسوب ہے اور شافعی قرار دیا ہے۔(اشاعۃ السنۃ ج21ص74)

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد ہیں جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک ہے۔

1:جو فعل شرک ہو وہ کیسے روا ہو سکتا ہے؟ (تقلید کی مخالفت کیوں ص11 مصنف عبد اللہ ناصر رحمانی)

2:رئیس ندوی غیر مقلد نے بھی تقلید کو شرک کہا ہے۔(دیکھیے سلفی تحقیقی جائزہ ص821)

3:ابو الحسن سیالکوٹی نے اپنی دو کتابوں میں تقلید کو شرک کہا ہے۔(الکلام المتین ص61،الظفر المبین ص38)

4:شوافع اہل حدیث نہیں۔(تاریخ اہل حدیث ص199 ڈاکٹر بہاء الدین)

5: جو اہل حدیث نہیں وہ جہنمی ہے۔(سیاحۃ الجنان ص4،3 عبد القادر حصاروی)

[۲] صحیح بخاری کی وجہ تصنیف:

عن محمد بن سلیمان بن فارس قال سمعت البخاری یقول رأیت النبی صلی الله علیه وسلم وکأننی واقف بین یدیه وبیدی مروحة اذب بها عنه فسألت بعض المعبرین فقال لی أنت تذب عنه الکذب فهو الذی حملنی علی إخراج الجامع الصحیح

(ہدی الساری لابن حجر ص9، مقدمہ بخاری ص4)

یعنی صحیح بخاری کی وجہ تصنیف خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہے اور غیر مقلدین اس زیارت کو غلط کہتے اور قرآنی آیات کے انکار کی وجہ بتاتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد اللہ مان اپنی کتاب "تلاش حق" میں لکھتے ہیں:

"یہ عقیدہ تو آیات قرآنی کا صریح کفر کرتا ہے۔" (ص656)

[۳] ایک دن میں ختم قرآن:

وقال الحاکم أبو عبد الله الحافظ أخبرنی محمد بن خالد حدثنا مقسم بن سعد قال کان محمد بن إسماعیل البخاری إذا کان أول لیلة من شهر رمضان یجتمع إلیه أصحابه فیصلی بهم ویقرأ فی کل رکعة عشرین آیة وکذلك إلی أن یختم القرآن وکان یقرأ فی السحر ما بین النصف إلی الثلث من القرآن فیختم عند السحر فی کل ثلاث لیال وکان یختم بالنهار فی کل یوم ختمة ویکون ختمه عند الإفطار کل لیلة ویقول عند کل ختمة دعوة مستجابة۔ (ہدی الساری لابن حجر ص673)

وکان البخاری یختم القرآن کل یوم نهارا ویقرأ فی اللیل عند السحر ثلثا من القرآن فمجموع ورده ختمة وثلث ختمة

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ: ج1ص432)

جبکہ غیر مقلدین اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ چنانچہ مولوی یونس غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ایک رات میں سارا قرآن ختم کرنا بدعت اور گناہ ہے۔" (دستور المتقی ص114)

غیر مقلدین کے "علامہ" وحید الزمان لکھتے ہیں:

"اور اہل حدیث نے تین دن سے جلد میں قرآن کا ختم کرنا مکروہ رکھا ہے۔" (تیسیر الباری ج6 ص535)

فائدہ:

علامہ وحید الزمان صاحب نے پوری زندگی مسلک غیر مقلدیت کی خدمت کی اور آج کے غیر مقلدین اسی "علامہ" کے اردو تراجم حدیث پڑھتے پڑھاتے ہیں، لیکن جب اس کی قلم سے نکلنے والے تلخ حقائق عوام کے سامنے لائے جاتے ہیں تو غیر مقلدین کہتے ہیں: "یہ ہمارا نہیں، اس کی کتابوں کو آگ لگا دو!" وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ "علامہ" صاحب پکے غیر مقلد تھے، ان کے فقہی مسائل غیر مقلدین والے ہیں اور غیر مقلدین نے بھی انہیں اپنی ہی صف میں شامل کیا ہے اور ان کو اپنا مانا ہے۔

1: عبد الرشید عراقی صاحب لکھتے ہیں: مولانا وحید الزمان بن مولانا مسیح الزمان کا شمار ان علمائے اہل حدیث میں ہوتا ہے جو حدیث کے اردو تراجم میں صف اول کے علماء میں سب سے اول نمبر تھے۔ آپ نے حدیث کی خدمت ایک نئے رنگ میں کی حدیث کی۔

(حدیث کی نشر واشاعت میں علمائے اہل حدیث کی خدمات ص:۹۶)

2: عراقی صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: وحید الزمان حیدر آبادی علماء کبار میں سے تھے۔ جلیل القدر عالم اور محدث تھے۔۔۔ حجاز سے واپسی کے بعد حیدر آباد دکن میں ملازمت اختیار کی اور نواب نواز وقار جنگ کا خطاب حاصل کیا۔ مولانا وحید الزمان بڑے جلیل عالم اور محدث تھے، حافظہ قوی تھا۔۔۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ صحاح ستہ کا اردو ترجمہ بشمول مؤطا امام مالک ہے۔ (حیات نذیر ص:۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳)

3: مولانا وحید الزمان حیدر آبادی المتوفیٰ ۱۳۳۸ھ نے قرآن مجید کی تفسیر موضح القرآن کی نام سے لکھی یہ تفسیر سلف صالحین کے طریقہ پر لکھی گئی ہے۔ بڑی جامع اور مفید اور عام فہم تفسیر ہے۔ (برصغیر پاک ہند میں علماء اہل حدیث کے کارنامے ص:۶۳)

اسی کتاب کے ص:۶۶ و ۷۷ پر بھی "علامہ صاحب" کو علماءِ اہل حدیث میں سے شمار کیا گیا ہے۔

4: پروفیسر عبد القیوم علماء اہل حدیث کی تصنیفی خدمات کو ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: پھر مولانا وحید الزمانؒ حیدر آبادی اور شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ترجموں کی داد کسی نے نہیں دی؟ (برصغیر پاک ہند میں تحریک اہل حدیث اور اس کی خدمات ص:۵۸)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: کتب حدیث کے اردو ترجموں اور شرحوں کے سلسلہ میں مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کا نام سنہرے حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اردو شرحیں تو اپنا جواب نہیں رکھتیں۔

(برصغیر پاک ہند میں تحریک اہل حدیث اور اس کی خدمات ص:۵۹)

5: علامہ صاحب کی علمی سند بھی غیر مقلدین سے جا کر ملتی ہے۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد عالم میر ابراہیم سیالکوٹی نے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی کے خاص شاگردوں میں علامہ صاحب بھی ذکر کیا ہے۔

(تاریخ اہل حدیث ص:۳۰۰)

یہ حوالہ جات ان لوگوں کو چپ کرانے کے لئے کافی ہیں جو کہتے ہیں کہ علامہ وحید الزمان شیعہ تھا۔ اگر علامہ صاحب شیعہ تھے تو ان کی وفات کے بعد ان حضرات غیر مقلدین اپنے علماء میں علامہ صاحب کا ذکر کیوں کیا؟ جب تعریف کی باری آتی ہے تو کہتے ہیں کہ علامہ صاحب ہمارے ہیں۔ جب اصل حقیقت سامنے لائی جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہمارے نہیں۔

[۴] تہجد وتراویح الگ الگ:

"ہدی الساری" کی مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے ساتھ ساتھ آخر رات میں تہجد بھی پڑھتے تھے، عبارت یہ ہے:

كان محمد بن إسماعيل البخاري إذا كان أول ليلة من شهر رمضان يجتمع إليه أصحابه فيصلي بهم ويقرأ في كل ركعة عشرين آية و كذلك إلى أن يختم القرآن وكان يقرأ في السحر ما بين النصف إلى الثلث من القرآن فيختم عند السحر في كل ثلاث ليال. (ہدی الساری ص 673)

جبکہ غیر مقلدین کے ہاں:

نماز تہجد اور تراویح ایک ہیں۔(نزل الابرار ص:۱۲۶،۱۲۷)

ماہ رمضان میں تہجد اور قیام رمضان الگ الگ نہیں، بلکہ ایک ہی نماز ہے۔(نماز نبوی ص:۲۴۱، آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:۱ص:۳۰۲)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے کوئی تعلق وواسطہ نہیں۔

ابواب صحیح البخاری اور غیر مقلدین

اس باب کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ان ابواب کا ذکر کیا جارہا ہے جن کی غیر مقلدین مخالفت کرتے ہیں۔

[۱]: بَابٌ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (بخاری ج1 ص61)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان قائم کرکے فقہ کی عظمت واہمیت بیان فرمائی ہے جبکہ غیر مقلدین فقہ اور فقہاء کے دشمن اوران سے نفرت کرتے ہیں بلکہ فقہ اور حدیث کو الگ الگ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلد عالم محمد جوناگڑھی اپنی کتاب "شمع محمدی" کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

"**شمع محمدی** جس کے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کرلیتا ہے کہ فقہ اور چیز ہے حدیث اور چیز ہے۔۔۔ تقلید شخصی اور پابندی فقہ کا لہسن پیاز اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب کتاب وسنت کے من وسلویٰ سے دستبرداری کرلی جائے۔"(ٹائٹل شمع محمدی)

پروفیسر محمد اکرم نسیم جیسے غیر مقلد لکھتے ہیں:

"فقہ حدیث کا پھل نہیں بلکہ بے غیرتی، بے حیائی اور بے دینی جیسے پھلوں کا جوس ہے۔" (تفہیم سنت: ص461)

[۲]: بَابٌ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا

یعنی جو قوم فن سے واقف نہ ہو ان کے سامنے اس فن سے متعلق بات نہیں کرنی چاہئے، اسی وجہ سے صوفیاء کہتے ہیں کہ تصوف ہر بندہ نہ پڑھے، دلیل یہی باب ہے۔ لیکن غیر مقلدین اس پر طنز کرتے ہیں۔

[۳]: بَابٌ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک امام سب سے بڑا قاری ہونا چاہئے۔(حوالہ)

[۴]: بَابٌ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ

اجتہادی مسائل میں قیاس جائز ہے جبکہ غیر مقلدین اس کو کار شیطان کہتے ہیں۔ (اسلام میں اصلی اہل سنت کی پہچان از عبد القادر: ص102)

[۵]: بَابٌ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى { الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ }

جبکہ غیر مقلدین تین طلاق کو ایک کہتے ہیں۔(الروضۃ الندیہ: ج2 ص50، فتاویٰ ثنائیہ: ج2 ص215)

[۶]: بَاب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

جبکہ غیر مقلدین مصافحہ ایک ہاتھ سے کرتے ہیں اور اسی کو سنت قرار دیتے ہیں۔

(ایک ہاتھ سے مصافحہ از عبد الرحمن مبارکپوری: ص6، التحفۃ الحسنیٰ از حکیم محمد اسرائیل سلفی)

[۷]: بَاب الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى { وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا } قَالَ أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا

یعنی امت کا تسلسل تقلید سے قائم ہے۔ جبکہ غیر مقلدین تقلید کو شرک کہتے ہیں۔(حوالہ جات گذر چکے ہیں)

[۸]: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں کئی مقامات پر فرض، واجب، سنت وغیرہ کی اصطلاحات استعمال کی ہیں، مثلاً:

1: بَاب فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى {إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ}

2: بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

3: بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

4: بَاب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

5: بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

6: بَاب صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

7: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

جبکہ غیر مقلدین ان اصطلاحات کو "خرافات فقہاء" کہتے ہیں۔

(حوالہ)

احادیث صحیح البخاری اور غیر مقلدین

اس باب کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کردہ ان احادیث کا ذکر کیا جارہا ہے جن کی غیر مقلدین مخالفت کرتے ہیں اور اس کے برخلاف دوسرا موقف رکھتے ہیں۔

[1] عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

حدیث صحیح البخاری:

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

(باب الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ)

اس سے ثابت ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

موقفِ غیر مقلدین:

عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح طریقہ نماز ص142 مصنف رئیس ندوی)

[2] ابراد بالظہر سنت ہے:

حدیث صحیح البخاری:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (ص74 باب الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ)

موقفِ غیر مقلدین:

☆ نماز ہر حالت میں اول وقت میں پڑھنی افضل ہے۔(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص553)

☆ ہمیں چاہئے کہ نمازوں کی رکھوالی کے ساتھ ان کے اوقات کی محافظت بھی کریں اور پوری کوشش کریں کہ نمازیں اول وقت میں ادا ہوں۔ (صلوٰۃ الرسول ص146)

[3] فوت شدہ نمازوں کی قضا ضروری ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں باب قائم کیا ہے: باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت

(بخاری: ج1 ص83)

کہ وقت گزرنے کے بعد قضا نماز جماعت سے پڑھنا۔

اس باب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ یہ حدیث لائے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. (بخاری: ج1 ص83)

نوٹ: یہی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قضاء الصلوات الاولیٰ فالاولیٰ کے تحت ذکر کی ہے۔ (بخاری: ج1 ص84)

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ اسی صفحہ پر ایک عنوان قائم کیا ہے: باب من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکر • اس کے تحت یہ حدیث ذکر کی ہے:

عَنْ أَنَس رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي). (بخاری: ج1 ص84)

موقفِ غیر مقلدین:

فوت شدہ نمازوں کی قضا نہیں ہے بلکہ صرف توبہ واستغفار کافی ہے۔

1: غیر مقلد عالم مولوی یونس لکھتے ہیں:

اگر کوئی دیدہ و دانستہ نمازیں چھوڑدے اور پھر ان کی قضاء کرنا چاہیے تو اس قسم کی نمازوں کی قضا حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ ایسے آدمی کیلئے توبہ واستغفار کافی ہے۔ (دستور المتقی ص149)

2: غیر مقلد عالم عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں:

بلوغ کے بعد اگر نمازیں تھوڑی ہوں جو آسانی سے ادا ہوسکتی ہوں تو کر لی جائیں اگر زیادہ مدت کی ہوں جن کا ادا کرنا مشکل ہو تو یہی کافی ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج1 ص415)

اسی طرح غیر مقلد مفتی عبد الستار نے فتاوی ستاریہ (ج4ص154) اور غیر مقلد شیخ الحدیث اسمٰعیل سلفی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (ص115) میں لکھا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

[4] مرد و عورت کی نماز میں فرق:

حدیث صحیح البخاری:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

(بخاری ج1 ص94 باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول فتاخر الاول اولم یتاخر جازت صلاتہ فیہ عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جس مرد کو نماز میں لقمہ دینے کی نوبت پیش آجائے تو وہ "سبحان اللہ" کہے کیونکہ وہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور تالی بجا کر لقمہ دینا عورتوں کے لیے ہے۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے: باب التصفيق للنساء۔ (بخاری: ج1 ص160)

اس باب کے تحت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لائے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

(بخاری: ج1 ص160)

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جب امام بھول جائے اور مقتدی اگر مرد ہے تو "سبحان اللہ" کہے اور اگر عورت ہے تو تالی بجائے۔ اسی طرح نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو تنبیہ کرنا چاہیے تو نمازی اگر مرد ہے سبحان کہے اور اگر عورت ہے تو تالی بجائے۔ ثابت ہوا کہ دوران نماز مرد و عورت کے کچھ احکامات میں فرق ہے۔

غیر مقلدین:

غیر مقلدین مرد و عورت کی نماز میں فرق نہیں کرتے۔ مثلاً

ڈاکٹر شفیق الرحمان غیر مقلد لکھتے ہیں:

"یاد رکھیں تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لیے ایک ہیئت اور ایک ہی شکل کی نماز ہے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔" (نماز نبوی ص148)

فائدہ:

ممکن ہے کہ غیر مقلدین یہ کہیں کہ ہمارا مرد و عورت کی نماز میں فرق نہ کرنا خود صحیح البخاری کی اس حدیث سے ثابت ہے:

حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔ (بخاری: ج1 ص88 باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ)

جواب:

اس حدیث مبارکہ میں سات احکامات بیان ہوئے، ان کا تعلق مردوں سے ہے۔ مثلاً:

"صلوا" امر کا صیغہ ہے اس سے پہلے چار امر صیغے ہیں۔ 1: ارجعوا، 2: فاقیموا فیھم، 3: علِّموھم، 4: مُرُوھم

ان کا تعلق بالاتفاق مردوں سے ہے اور صلوا کے بعد دو حکم ہیں۔اذان وامامت کا،ان کا تعلق بھی بالاتفاق مردوں سے ہے لہذا صلوا کما رائیتمونی کا تعلق بھی مردوں سے ہی ہوا نہ کہ عورتوں سے۔

اسی طرح بخاری شریف ج1 ص95باب استووا فی القراءۃفلیومھم اکبرھم میں واضح موجود ہے:

"فعلمتوھم مروھم فلیصلوا بصلاۃ کذا فی حین کذا وصلوۃ کذا فی حین کذا"

یعنی جب تم اپنے اہل کو سکھا چکو تو ان کو حکم کرو وہ اس طرح نماز پڑھیں اور اس وقت میں پڑھیں۔

[5] مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صفحہ نمبر 108 پر یہ حدیث نقل کی ہے:

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

(ص108 باب إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ)

نوٹ: حافظ محمد اسماعیل شارح بلوغ المرام لکھتے ہیں:"لا تعد" اعادہ سے مشتق ہے یعنی اللہ تعالیٰ تجھ میں طلب خیر کے حرص کو زیادہ کرے اور اپنی نماز کو نہ لوٹا کیونکہ وہ صحیح ہے۔ (سبل السلام:ج2ص70)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے۔اگر نماز نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔

غیر مقلدین: مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

غیر مقلدین کے نواب نورالحسن خان لکھتے ہیں:

"بے فاتحہ نہ نماز صحیح است ونہ ادراک رکعۃ معتد بہ"

(عرف الجادی:ص26)

ترجمہ:سورہ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح ہے نہ ہی رکعت پانے کا اعتبار۔

مولوی عبدالرحمٰن گورکھپوری لکھتے ہیں:

"مدرکِ رکوع کی رکعت نہیں ہوتی اس لیے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔" (فتاویٰ نذیریہ:ج1 ص496)

[6] مدرکِ رکوع مدرک رکعت ہے

حدیث صحیح البخاری:

مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مدرکِ رکوع مدرک رکعت ہے۔

غیر مقلدین:

مدرکِ رکوع مدرکِ رکعت نہیں ہے۔

غیر مقلد عالم یونس دہلوی لکھتے ہیں: "مدرکِ رکوع کی رکعت ہرگز نہیں ہوتی۔" (دستور المتقی ص111)

حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں: "مدرکِ رکوع مدرک رکعت نہیں۔" (حاشیہ نماز نبوی ص174 علی زئی)

[7] التحیات میں بیٹھنے کا سنت طریقہ (افتراش)

حدیث صحیح البخاری:

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں بھی اسی طرح بیٹھ گیا اور اس وقت میں نو عمر تھا، میرے والد نے مجھے منع فرمادیا اور فرمانے لگے:

إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي

(بخاری ج1 ص114 بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بوقت تشہد افتراش سنت ہے۔

فائدہ:

صحابی جب سنت کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور کی سنت ہوتی ہے۔

1: قال الشافعی: واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون بالسنۃ والحق الا لسنۃ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم

(کتاب الام ج:1 ص:479)

2: وقال ابو عمر فی (التفصی) واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنۃ فالمراد بہ سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(عمدۃ القاری ج:4 ص:389)

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کے نزدیک تورک سنت ہے۔

حکیم صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں: ”بائیں جانب کولہے پر بیٹھنا تورک کہلاتا ہے یہ سنت ہے۔“ (صلوٰۃ الرسول: ص274)

[8] جمعہ کی دو اذانیں مسنون ہیں

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 125 پر باب قائم کیا ہے: ” باب التاذین عندالخطبۃ “ اس باب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ذکر کی ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ. (بخاری ج1 ص125 بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ)

نوٹ: غیر مقلدین کے ممدوح علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ ہے اور مسلمانوں نے اس پر اتفاق کیا ہے اس لیے اسے اذان شرعی کہا جائے گا۔

(منہاج السنۃ: ج4 ص193 بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص282)

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کے ہاں اذانِ عثمانی بدعت ہے – معاذ اللہ –

☆ غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جوناگڑھی لکھتے ہیں: ہمارے زمانے میں مسجد میں جو دو اذانیں ہوتی ہیں وہ صریح بدعت ہیں اور کسی طرح جائز

نہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ج3ص85)

☆ فتاویٰ علمائے حدیث میں ہے: "اذان عثمانی جس کو پہلی اذان کہا جاتا ہے اس کو مسجد میں کہلوانا بدعت ہے۔" (فتاویٰ علمائے حدیث ج2ص179)

☆ محمد ادریس سلفی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے: والاذان الاول بدعة• (ضمیمہ جدیدہ فتاویٰ ستاریہ: ج2ص13)

کہ اذان اول بدعت ہے۔

☆ ایک صاحب عبدالستار رحمانی غیر مقلد نے تو کیا غضب ڈھایا کہ "عجیب وغریب بدعات" کے نام سے ایک کتاب لکھی، اس میں بدعات کے نام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جاری اس اذانِ جمعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے بدعات میں شمار کیا ہے۔ [معاذ اللہ]

(عجیب غریب بدعات ص29 عبدالستار رحمانی)

[9] قربانی واجب ہے

حدیث صحیح البخاری:

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا

(بخاری: ج1ص134 باب کلام الامام والناس)

نوٹ: غیر مقلد عالم وحید الزمان لکھتے ہیں: "اس حدیث سے قربانی کا وجوب نکلتا ہے۔" (تیسیر الباری: ج2ص70)

غیر مقلدین:

ان کے ہاں قربانی سنت ہے۔ (محمدی زیور از محی الدین ص79، فتاویٰ نذیریہ ج3ص255)

[10] وتر میں دعائے قنوت قبل الرکوع ہے

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری ج1ص136 پر یہ حدیث نقل کی ہے:

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ• (بخاری ج1ص136 باب الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ)

اس سے ثابت ہوا کہ وتر میں قنوت قبل الرکوع ہے۔

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کے نزدیک قنوت رکوع کے بعد ہے۔

☆ "فتاویٰ علمائے حدیث" میں ہے: رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے بخاری شریف میں رکوع کے بعد ہے۔ (ج3ص206)

☆ غیر مقلد عالم محمد علی جانباز لکھتے ہیں: اکثر صحیح روایات رکوع کے بعد تائید کرتی ہیں۔ (صلوٰۃ المصطفیٰ محمد علی جانباز ص318)

[11] توسل جائز ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس

رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے اس طرح دعا کرتے:

اللّٰھُمَّ إِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِینَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ

(بخاری: ج1 ص137)

اس حدیث سے نیک بندوں کا وسیلہ لینا ثابت ہوا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"اب اس سے بھی توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو جواز توسل جائز تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس قول سے یہ بتلانا تھا کہ غیر انبیاء سے بھی توسل جائز ہے تو اس سے بعض کا سمجھنا کہ احیاء و اموات کا حکم متفاوت ہے بلا دلیل ہے۔"

(التکشف ص675)

غیر مقلدین:

ان کا نظریہ یہ ہے کہ توسل شرک میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ وسیلہ کا یہی وہ غیر مشروط طریقہ ہے جو انسان کو شرک میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

(از مولوی محمد احمد میر پور فتاویٰ صراط مستقیم ص75)

☆ کسی فوت شدہ نبی یا ولی کا وسیلہ دینا جائز نہیں [کیونکہ یہ عمل صالح نہیں]

(آیئے عقیدہ سیکھئے ص159 از طالب الرحمان)

[12] مسافت قصر اڑتالیس میل ہے

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری ج1 ص147 پر یہ باب قائم کیا ہے:

بَاب فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

کہ کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہیے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور رات کے مسافت کو بھی سفر فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم چار برید کے سفر میں قصر اور افطار کرتے اور چار برید کے سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قائم کردہ باب سے ثابت ہو رہا ہے کہ مسافت قصر اڑتالیس میل ہے کیونکہ چار برد کے سولہ فرسخ ہوتے ہیں اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے سولہ کو تین سے ضرب دینے سے اڑتالیس بنتے ہیں۔

غیر مقلدین:

اس بارے میں کئی موقف رکھتے ہیں، مثلاً..... (1) کوئی حد نہیں (2) تین میل (3) نو میل

☆ علامہ وحید الزمان: صحیح اور مختار مذہب اہل حدیث کا ہے کہ ہر سفر میں قصر کرنا چاہیے جس کو عرف میں سفر کہیں اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔

(تیسیر الباری ج2 ص136)

☆ ثناء اللہ امرتسری: مسافر اس کو کہتے ہیں جو اپنی بستی سے نکل کر دوسری بستی کو جائے اس کی کم سے کم حد بحکم حدیث شریف تین میل ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص630)

☆ مفتی عبدالستار: نماز قصر تین میل یا نو میل پر کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ج3 ص57)

[13] وتر تین رکعات ہیں

روایاتِ صحیح البخاری:

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(ص154 باب قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رائینا اناساً منذ ادرکنا یوترون بثلاث۔

(بخاری ج1 ص135)

غیر مقلدین:

اصل وتر ایک رکعت ہی ہے۔(فتاویٰ برکاتیہ ص93)

تنبیہ:

غیر مقلدین اس روایت حضرت عائشہ سے آٹھ رکعت تراویح پر استدلال کی کوشش کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں، اس لیے کہ:

1: اس میں رمضان وغیر رمضان ہمیشہ گیارہ رکعت پڑھنے کا ذکر ہے جبکہ تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے، غیر رمضان میں نہیں۔ حدیث کے جملہ "ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ" سے یہی بات واضح ہوتی ہے۔

2:اس حدیث میں گیارہ رکعت تنہا پڑھنے کا ذکر ہے نہ کہ جماعت کے ساتھ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تراویح پڑھی تھی وہ جماعت سے پڑھی تھی۔

3:اس میں ایک سلام سے چار رکعت کا ذکر ہے جبکہ تراویح ایک سلام سے دو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

[14] مردے سنتے ہیں

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ صااللہ نے بخاری شریف ج1 ص178 پر یہ باب قائم کیاہے: "باب المیت یسمع خفق النعال" اس باب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کا موقف یہ ہے کہ مردے نہیں سنتے۔

☆غیر مقلد عالم عبد الرحمن کیلانی لکھتے ہیں:

سماع موتی کا مسئلہ عذاب قبر یا روح کی حقیقت کی طرح محض ایک تحقیقی مسئلہ ہی نہیں بلکہ شرک ک سب سے بڑا چور دروازہ ہے۔

(روح عذاب قبر اور سماع موتیٰ ص42)

☆ غیر مقلدین کے پروفیسر طالب الرحمن لکھتے ہیں: فوت ہو جانے کے بعد کوئی نہیں سنتا۔ (آیئے عقیدہ سیکھئے ص177)

☆ غیر مقلد پروفیسر عبد اللہ بہاولپوری لکھتے ہیں: وہ مردہ ہی کیا ہو گا جو سنے سننا تو زندوں کا کام ہے نہ کہ مردوں کا۔

(سماع موتیٰ ص34 مشمولہ انتخاب رسائل بہاولپوری)

[15] ننگے سر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے

روایات صحیح البخاری:

☆ امام بخاری رحمہ اللہ امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ. (بخاری ج1 ص56)

کہ قوم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بوجہ گرمی کے) پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔

☆ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا. (بخاری 1 ص159)

ابو اسحاق رحمہ اللہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو اوپر نیچے کیا۔

☆ معتمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ. (بخاری ج2 ص863)

کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضرت انس کو دیکھا کہ ان کے سر پر ریشم اور اون کے بُنی ہوئی زرد لمبی ٹوپی ہے۔

غیر مقلدین:

یہ حضرات ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔

مبشر ربانی لکھتے ہیں: ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل ج1 ص216)

مفتی عبد الرحمن نے لکھا ہے: ننگے سر نماز پڑھنا سنت صحیحہ ہے۔ (کون کہتا ہے ننگے سر نماز نہیں ہوتی ص15)

[16] حالت حیض میں طلاق کا وقوع

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف ج2 ص790 پر باب قائم کیا ہے: باب اذا طلقت الحائض یعتد بذالك الطلاق۔ اگر حائضہ عورت کو طلاق دیدی جائے تو وہ طلاق شمار کی جائے گی۔ اس باب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ. (بخاری ج2 ص790)

حالت حیض میں میں نے جو طلاق دی تھی وہ شمار کی گئی۔

غیر مقلدین:

ان کے ہاں حائضہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

☆ وحید الزمان لکھتے ہیں: اور اہل حدیث کے نزدیک تو حیض کی حالت میں طلاق دینا لغو ہے طلاق نہیں پڑے گا۔

(تیسیر الباری ج7 ص235)

[17] ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہیں

باب وروایتِ صحیح البخاری:

☆ امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف ج2 ص791 پر باب باندھا ہے۔

بَاب مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس باب کے تحت لکھتے ہیں:

والذی یظهر لی أنه کان أراد بالترجمة مطلق وجود الثلاث مفرقة کانت أو مجموعة. (فتح الباری ج9 ص365)

کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمۃ الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ اکٹھی دی جائیں یا متفرق طور پر دی جائیں۔

☆ اس بات کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی۔

☆ امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف ج2 ص792 پر اہل علم کا قول نقل کرتے ہیں:

قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ---وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کے ہاں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج2 ص220، فتاویٰ نذیریہ ج3 ص39، آپ کے مسائل اور انکا حل ج1 ص377 از مبشر ربانی)

[18] قربانی کے تین دن ہیں

روایاتِ صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف ج2 ص835 پر کچھ احادیث ذکر کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی صرف تین دن جائز ہے زیادہ نہیں۔

☆ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

(ص835 باب مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا)

☆ عنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ.

(ج2 ص835)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قربانی کے گوشت کو ہم نمک لگا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے علاوہ قربانی کا گوشت نہ کھایا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ فیصلہ لازمی نہیں تھا بلکہ اردہ یہ تھا کہ دوسروں کو بھی کھلایا جائے۔

ان احادیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع ہے۔ لہذا تین دن کے بعد قربانی کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

فائدہ: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت بعد میں ختم ہو گئی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان سے مروی ہے:

أن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال: کلوا الأضاحی و ادخروا۔

(مستدرک الحاکم: ج4ص259 کتاب الاضاحی حدیث نمبر7569)

ترجمہ: نبی علیہ السلام نے فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔

البتہ قربانی کرنے کا حکم بدستور تین دن تک ہی باقی رہا۔

غیر مقلدین:

غیر مقلدین حضرات بخاری شریف کی ان احادیث کے خلاف چوتھے دن بھی قربانی کو جائز ہی نہیں بلکہ احیاءِ سنت شمار کرتے ہیں۔

چنانچہ مشہور غیر مقلد عالم مبشر ربانی لکھتے ہیں: قربانی کا وقت نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے اور 13 ذوالحجہ کو غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج2ص316، وکذا فی: فتاویٰ محمدیہ از عبید اللہ خان: ص617)

[19] ڈاڑھی ایک مشت مسنون ہے

روایت صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف ج2ص875 پر یہ حدیث ذکر کی ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔ (بخاری ج2ص875)

غیر مقلدین:

غیر مقلدین کا عمل بخاری شریف کی اس حدیث کے بالکل خلاف ہے بلکہ وہ ایک مشت ڈاڑھی کو خلافِ سنت کہتے ہیں۔

☆ محمد اسماعیل سلفی نے لکھا: "صحابہ عموماً اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خصوصاً اتباع سنت میں مشہور ہیں لیکن ان کا یہ فعل سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔[معاذ اللہ]

((فتاویٰ سلفیہ: ص107))

☆ اور "فتاویٰ اصحاب حدیث" میں بھی اس عمل کو "سنت صحیح کے خلاف" قرار دیا گیا ہے۔ ((ص485))

[20] مصافحہ دو ہاتھ سے مسنون ہے

حدیث صحیح البخاری:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری ج2ص926 پر باب قائم کیا ہے: "باب المصافحة"، اس کے تحت کچھ احادیث ذکر کی ہیں جن سے مصافحہ کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس کے فوراً بعد دوسرا باب قائم کیا ہے: "بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ" (بخاری ج2ص926)

اس باب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (بخاری ج2ص926)

غیر مقلدین:

مصافحہ ایک ہاتھ سے سنت ہے۔

☆ مصافحہ میں سنت طریقہ یہی ہے کہ ایک ہاتھ سے کیا جاوے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت نہیں۔(فتاویٰ نذیریہ ج3ص419)

☆ غیر مقلد مولوی عبد الرحمن مبارکپوری اس فتوے کی تائید میں لکھتے ہیں: جواب صحیح ہے بے شک مصافحہ کا طریقہ مسنون یہی ہے کہ ایک ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے کیا جاوے۔ (فتاویٰ نذیریہ ج3ص420)

[21] حیلہ اور تاویل کرنا جائز ہے

حدیث صحیح البخاری:

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ. (بخاری: ج2ص1092 باب اذا اجتہد العامل)

غیر مقلدین:

جبکہ غیر مقلدین کے ہاں حیلہ کے بارے میں جو "اعتقاد" رکھا جاتا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمالیجیے:

"فقہ حنفی کی ہر معتبر کتاب اور مشہور کتاب شریعت الٰہی میں حیلہ بازی کے جواز سے بھری پڑی ہیں اور خدا کے ہر بڑے حکم کو ٹلانے کے لیے نہایت عجیب وغریب حیلے تجویز کے گئے ہیں۔" (مسئلہ تقلید: ص103)

متفرقات

۱ : ﴿مکمل کوفی سند﴾

قارئین کرام!

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جائے ولادت اور تدوین فقہ حنفی کا مقام چونکہ "کوفہ" کا شہر ہے اس لیے غیر مقلدین حضرات اس کی مخالفت کے درپے نظر آتے ہیں۔ بطورِ نمونہ ایک دو حوالہ جات پیش ہیں:

☆ محمد یوسف جے پوری اپنی کتاب "حقیقت الفقہ" میں ایک عنوان قائم کرتے ہیں: "اہل کوفہ کی حدیث دانی"، اس کے تحت لکھتے ہیں:

"اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے۔" (حصہ اول: ص80)

☆ جامعہ سلفیہ کے شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلوی لکھتے ہیں:

"پھر یہ مرسل کیسے حجت ہو سکتی ہے، جب اہل کوفہ کی نقل صحیح نہیں تو تطبیق کی بھی ضرورت نہیں"۔(خیر الکلام: ص294)

1: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

(بخاری ص6 باب اَيُّ الْاِسْلَام اَفْضَلُ)

قال العيني: بيان لطائف أسناده منها أن إسناده كلهم كوفيون

(عمدۃ القاری ج1ص210)

2: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(ص16 باب مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً)

قال العینی: بیان لطائف اسنادہ ومنها أن رواته كوفيون

(عمدۃ القاری ج2ص67)

3: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ

(ص18 باب فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ)

قال العینی: بیان لطائف إسنادہ ومنها أن رواته كلهم كوفيون

(عمدۃ القاری ج2ص107)

4: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ص19 باب الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

(قال العینی: بیان رجاله کلهم کوفیون عمدۃ القاری ج2ص158)

5: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(ص23 باب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا)

قال العینی: بیان لطائف إسنادہ أن رواته كلهم كوفيون عمدۃ القاری ج2ص277

6: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هَذَا رِكْسٌ

(ص27 باب لا یستنجی بروث)

قال العینی: بیان لطائف إسنادہ منها أن رواته كلهم ثقات كوفيون

(عمدۃ القاری ج2ص429)

7: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ص32 باب الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

قال العینی: بیان لطائف اسنادہ منہا أن رواتہ کلہم کوفیون (عمدۃ القاری ج2 ص557)

8: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ص33 باب إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

قال العینی: بیان لطائف اسنادہ منہا أن رواتہ کلہم کوفیون

(عمدۃ القاری ج2 ص574)

9: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى ص56 باب الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

قال العینی: ذکر لطائف اسنادہ وفیہ أن رجال اسنادہ کلہم کوفیون

(عمدۃ القاری ج3 ص353)

10: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

(ص58 باب التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ)

قال العینی: لطائف إسنادہ وفیہ أن رواتہ کلہم کوفیون وأئمۃ إجلاء وإسنادہ من أصح الأسانید

(عمدۃ القاری ج3 ص377)

۲ : ﴿موقوفات سے استدلال﴾

قارئین کرام!

غیر مقلدین کے نزدیک موقوفات صحابہ رضی اللہ عنہم حجت نہیں ہے:

1: افعال الصحابۃ رضی اللہ عنہم لا تنتہض للاحتجاج بہا۔ (فتاوی نذیریہ بحوالہ مظالم روپڑی: ص58)

2: صحابہ کا قول حجت نہیں۔ (عرف الجادی: ص101)

3: صحابی کا کردار کوئی دلیل نہیں اگرچہ وہ صحیح طور پر ثابت ہوں۔ (بدور الاہلہ: ج1 ص28)

4: آثار صحابہ سے حجیت قائم نہیں ہوتی۔ (عرف الجادی: ص80)

5: خداوند تعالی نے اپنے بندوں میں سے کسی کو صحابہ کرام کے آثار کا غلام نہیں بنایا ہے۔ (عرف الجادی: ص80)

6: موقوفات صحابہ حجت نہیں۔ (بدور الاہلہ: ص129)

آیئے دیکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موقوفات سے استدلال فرمایا ہے:

1: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

(بخاری ج1 ص83، باب مَنْ لَمْ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ)

2: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَهُنَا

وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ

(بخاری ج 1 ص 88 باب هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا)

3: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ

(بخاری ج 1 ص 125 باب الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ)

4: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ

(بخاری ج 1 ص 128 باب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی {فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ}

5: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ

(بخاری ج 1 ص 132 باب مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا)

6: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ

(بخاری ج 1 ص 146 147 باب مَنْ رَأَى أَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ)

7: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ

(بخاری ج 1 ص 41 42 باب مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ)

8: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا

(بخاری ج 1 ص 45 باب هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ)

9: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

(بخاری ج 1 ص 47 باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ)

10: بَاب قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ { وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ } { أَوْ أَكْنَنْتُمْ } أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ { فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ } يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ

يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ {لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا} الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ {حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ} تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

(بخاری ج2ص768)

۳: ﴿موقوفات واقوال کی احادیث پر تقدیم﴾

1: وَقَالَ عَلِيٌّ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ

(بخاری ج1ص24باب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا)

2: وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ

(بخاری ج1ص56باب السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ)

3: وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنْ الْإِقْتَارِ

(بخاری ج1ص9باب إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ)

4: بَاب جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ وَقَالَ عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ

(ص107)

5: وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

(ص105باب إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ)

6: وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا

(ص105باب إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ)

7: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْ النَّهَارِ

(ص155اب مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى)

8: وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

(ص163باب يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ)

9: بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسْ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ

(ص248)

10 باب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

(ص926)